بیوی کا کردار

معاشرے میں بیوی کی حیثیت سے عورت کے کردار کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، کیونکہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ یعنی دنیا کا بہترین سامان نیک بی بی ہے۔(مسلم، ص595، حدیث: 3643) مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ نیک بیوی کے بہترین ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیک بیوی مرد کو نیک بنادیتی ہے وہ اُخروی نعمتوں سے ہے۔ حضرتِ علی نے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کی تفسیر میں فرمایا کہ خدایا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے آخرت میں اعلیٰ حور عطا فرما اور آگ یعنی خراب بیوی کے عذاب سے بچا۔(مرقاۃ المفاتیح، 6/265، تحت الحدیث: 3083) جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب۔(مراٰۃ المناجیح، 5/4)

شادی سے قبل چونکہ ماں باپ کے گھر میں بحیثیت بیٹی و بہن وغیرہ عورت کی خواہشات و ضروریات پوری کرنے اور اس کے ناز نخرے اٹھانے والے کئی افراد موجود ہوتے ہیں، نیز اس پر اتنی ذمہ داریاں بھی نہیں ہوتیں۔ لیکن شادی کے بعد اس کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ اسی وقت اس کی صحیح معاشرتی تربیت ابھر کر سامنے آتی ہے، کیونکہ بسا اوقات وہ ایک ایسے نئے خاندان میں بیاہی جاتی ہے، جس کے انداز اور رہن سہن کے طور طریقے اس کے والدین کے گھر سے بالکل جدا ہوتے ہیں، چنانچہ اگر اس کے والدین نے اس کی درست خطوط پر تربیت کی ہو اور اسے گھر گرہستی کے علاوہ سسرال والوں مثلاً ساس، سسر، نندوں، دیورانیوں اور جیٹھانیوں وغیرہ کے ساتھ اچھے روابط رکھنے کی تاکید بھی کی ہو تو نہ صرف وہ خود سکھی رہتی ہے بلکہ ہر ایک کی آنکھ کا تارا بھی بن جاتی ہے۔ بصورتِ دیگر وہ خود بھی ذہنی کرب و اذیت میں مبتلا رہتی ہے اور دوسروں کے لئے بھی دردِ سر بنی رہتی ہے۔ لہٰذا ہر وہ گھرانہ جہاں عورت بحیثیت بیوی اپنے گھر کو خوشیوں کا گہوارا بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے تو اس سے صرف اس کے سسرالی خاندان پر ہی اچھے اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ اڑوس پڑوس اور معاشرے میں بھی اس کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک عورت کو بحیثیت بیوی کیسا کردار ادا کرنا چاہئے؟ اس حوالے سے **11** معاون گزارشات پیشِ خدمت ہیں:

1 شوہر کے حقوق کی ادائیگی کا خصوصی خیال رکھے، تاکہ بطورِ مثالی بیوی اس کا کردار قابلِ تقلید سمجھا جائے۔ چنانچہ بیوی پر شوہر کے حقوق بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بیوی پر شوہر کے چند حقوق یہ ہیں: (1) اِزدواجی تعلقات میں مطلقاً شوہر کی اِطاعت کرنا (2) اس کی عزت کی سختی سے حفاظت کرنا (3) اس کے مال کی حفاظت کرنا (4) ہر بات میں اس کی خیر خواہی کرنا (5) ہر وقت جائز اُمور میں اس کی خوشی چاہنا (6) اسے اپنا سردار جاننا (7) شوہر کو نام لے کر نہ پکارنا (8) کسی سے اس کی بلاوجہ شکایت نہ کرنا (9) اور خدا توفیق دے تو وجہ ہونے کے باوجود شکایت نہ کرنا (10) اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین یا ایک

سال سے پہلے دیگر محارم کے یہاں نہ جانا(11)وہ ناراض ہو تو اس کی بہت خوشامد کر کے منانا۔(فتاویٰ رضویہ،24/371ملخصاً)

2 شوہر کی ناشکری ایسی بری عادت سے بیوی کا کردار بے داغ ہونا چاہئے۔ کیونکہ شوہر کی ناشکری کرنا ایسا برا عمل ہے جس کے سبب کثیر عورتیں جہنم میں داخل ہوں گی۔

(بخاری،3/463،حدیث:5197ماخوذا)

3 بیوی کو چاہئے کہ وہ ہر معاملے میں شوہر کی پسند و ناپسند کو پیشِ نظر رکھے، کیونکہ جو بیوی صرف اپنی پسند کو ترجیح دیتی ہے تو شوہر بھی "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ کے مصداق "اس کی پسند و ناپسند سے لاپروائی کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔

4 شوہر کی تنخواہ کم ہو تو بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر پر تنقید یا نکتہ چینی کرنے کے بجائے صبر و رضا کا عملی نمونہ بن کر رہے۔ جو بیوی اپنے شوہر کو تنخواہ کم ہونے کا طعنہ دیتی رہتی ہے وہ شوہر کے دل میں نفرت کو پروان چڑھانے کا سبب بنتی ہے یا پھر اس کی وجہ سے شوہر رشوت و دیگر ناجائز آمدنی کے ذرائع اپنا کر معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتا ہے، یعنی دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ اکثر مرد بیویوں کی ناجائز و بے جا خواہشات کی تکمیل کے لئے حرام کمائی کے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔

5 بطورِ بیوی ہر عورت کا کردار ایک ہمدرد و غمگسار کا سا ہونا چاہئے، مثلاً شوہر کسی وجہ سے پریشان و رنجیدہ ہو تو وہ اسے تسلی دے اور اس کی ڈھارس بندھوائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب پریشان ہوتے تو اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی مونس و غم گسار اور مددگار ہوتی تھیں۔

(مرأۃ المناجیح،8/497ماخوذاً)

6 بطورِ بیوی ہر عورت کو چاہئے کہ وہ شوہر کے والدین کو اپنے والدین اور اس کی بہنوں کو اپنی بہنیں سمجھ کر ان سے اچھے تعلقات رکھے، بالفرض کبھی کسی ناچاقی کا سامنا کرنا پڑے تو بھی صبر سے کام لے کہ بہنوں اور والدین میں ناراضی زیادہ دیر نہیں رہتی، بلکہ وہ خود انہیں راضی کرنے کی کوشش کرے، اس سے عزت کم نہیں ہوگی، بلکہ بڑھے گی۔

7 جائز باتیں سب کی مانیں، کیونکہ غیر شرعی معاملات میں کسی کی بھی اطاعت کرنا جائز نہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

(معجم کبیر،18/170،حدیث:381)

8 بیوی کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی احسان مند رہے کہ وہ اس کی اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر سارا دن بھاگ دوڑ میں مصروف رہتا ہے۔

9 زبان درازی و بحث بازی کرنا، جلی کٹی سناتے رہنا، سخت لہجہ اپنانا، کوسنا، بازاری زبان استعمال کرنا اور ماضی کی تلخ یادوں پر مشتمل دکھڑے سناتے رہنا وہ بُری عادات ہیں جو میاں بیوی کی زندگی میں زہر گھولتے اور آپس کے تعلقات کو دیمک کی طرح چاٹتے رہتے ہیں۔ لہٰذا بیوی کو ان عاداتِ بد سے اپنے دامن کو صاف و شفاف رکھنا چاہیے۔

10 کردار ایسا پاکیزہ رکھنا چاہئے کہ اگر اس کا شوہر، ساس یا نندیں وغیرہ پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے یا گناہوں میں مبتلا تھے تو اس کے کردار سے متاثر ہو کر وہ بھی نیک نمازی بن جائیں۔

11 مثالی بیوی بننے کے لئے عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جسم، لباس اور گھر کی صفائی ستھرائی وغیرہ کا خاص خیال رکھے۔ پراگندہ بال اور میلی کچیلی نہ رہے بلکہ اپنے شوہر کیلئے خوب بناؤ سنگھار کرے کیونکہ اس سے شوہر کا دل خوش ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے نیک بیوی کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان فرمائی: وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ یعنی اگر اُس کا شوہر اُسے دیکھے تو وہ اُسے خوش کر دے۔

(ابن ماجہ،2/414،حدیث:1857)